شیخ الحدیث حضرۃ مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

مسندِ علم کا فخر اور مِلّت کا غمخوار

مولانا محمد ازہر، مدیر ماہنامہ "الخیر" ملتان

چہارشنبہ ۲۴/ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مہتمم جامعہ نے یہ اندوہناک خبر سنائی کہ ہمارے مخدوم و مکرم استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج کی دنیا میں مدارس اور جامعات کی کثرت نے بہت سے علماء مدرسین اور شیوخ حدیث پیدا کر دیے ہیں مگر مسندِ علم جن سے آراستہ اور علمی محافل جن کے دم سے آباد ہوتی ہیں، مسندِ تدریس کو جن پر فخر اور دعوت و ارشاد کو جن پر ناز ہوتا ہے حکمت کے موتی جن زبانوں اور علوم کے دھارے جن لبوں سے نکلتے ہیں وہ لوگ ہمیشہ خال خال ہی رہے ہیں اور اب تو یہ جنس گرانمایہ نایاب ہو کر ہی رہ گئی ہے۔ اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی مذکورہ ان چند ہستیوں میں شمار ہوتی تھی جن کے علم و فضل پر امت کو اعتماد اور علمی بصیرت پر اہلِ فن کو ناز تھا۔ آپ نے کم و بیش ۴۰ برس اسلاف کی روایات کے مطابق علوم دینیہ کی خدمت کی۔ اپنے شیخ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ کے انتہائی گردیدہ بلکہ عاشق صادق اور انہی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

مجاہدانہ عزیمت و استقلال میں اکابر کی یادگار تھے۔ برصغیر اور پھر پاکستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے عمر بھر مضطرب اور بے قرار رہے۔ اسی جذبہ نے مدرسہ و خانقاہ کے پُرامن اور سکون بخش ماحول سے باہر سیاست کی پُرخطر اور پُرخار وادی میں آنے پر مجبور کیے رکھا۔ تین مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے لیے یہ وجہِ اعزاز ہے کہ اسے مولانا عبدالحق جیسے سرفروش داعیٔ حق کی صحبتیں میسر آتی رہیں۔

مولانا کے علوم و معارف اور خطبات و ارشادات تو انشاءاللہ پاکستان اور بیرون ملک ان کے ہزاروں تلامذہ کے ذریعے سے ہمیشہ زندہ رہیں گے، مگر ان کے وجود سے جو برکات اور ان کی ذات سے خیر کے جو چشمے پھوٹتے تھے افسوس وہ بند ہو گئے۔ دارالعلوم حقانیہ، ماہنامہ "الحق" اور حقانیہ کے ہزاروں فضلاء ان کی روحانی یادگاریں جن کے فیوض و برکات انشاءاللہ حضرت بانی مرحوم کے لیے صدقاتِ جاریہ ہیں۔

آپ کے تمام تلامذہ، دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ و طلباء کرام، آپؒ کے نسبی اعزہ بالخصوص جانشینِ محترم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ ہماری خصوصی تعزیت کے مستحق ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صرف انہی کے سر سے ایک شفیق باپ کا سایہ نہیں اُٹھا پوری ملت ایک غم خوار ہمدرد عالم ربانی کے دستِ شفقت سے محروم ہو گئی ہے۔

خیرالمدارس کی جامع مسجد میں ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی اور دلی محبت و عقیدت نے آنسوؤں کی شکل میں بہہ کر حضرت شیخ الحدیثؒ کی عظمتوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا

ع جو خون دل میں تھا وہ میری چشم تر میں ہے

مولانا محمد ازہر

ماہنامہ الخیر صفر ۱۴۰۹ھ